سوال

(279) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابو شحمہ نامی فرزند تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کوئی ابو شحمہ نامی فرزند تھے۔

(2) اثبات میں جواب ہو تو کیا یہ قصہ بقول مرشد مصنفہ (زین الدین مخدوم) منتقی، ذکر الموت، تاریخ الخمیس، الریاض النضرہ، حیاۃ الحیوان الکبریٰ، تاریخ ابن قتیبہ، قصہ ابو شحمہ (اردو) قصہ ابو شحمہ (عرب تامل) واکثر کتب۔

کسی عورت سے زنا بالجبر کے ارتکاب جرم پر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازروئے شرع حد زنا جاری کیا، جس میں ان کی موت واقع ہوئی۔ صحیح ہے؟۔

(3) بقول اکثر علماء یہ قصہ شیعہ (رافضی) کی افترا پردازی ہے، تاکہ وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مورد لعن وطعن قرار دے کر اپنی فطری عداوت کا ثبوت دیں۔

(4) اگر اہل تشیع کی افترا پردازی ہو، تو یہ قصہ کس زمانہ میں وقوع پذیر ہوا؟۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند ابو شحمہ نامی تھے۔ ان کا نام عبدالرحمن الاوسط ہے، چوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادوں کا نام عبدالرحمن ہے اس لئے بغرض امتیاز بڑے لڑکے کو عبدالرحمٰن الاکبر، اور مجھلے لڑکے کو عبدالرحمن الاوسط (جن کی کنیت ابو شحمہ ہے) اور چھوٹے لڑکے کو عبدالرحمٰن الاصغر کہتے ہیں۔

(2) حضرت ابو شحمہ کے زنا بالجبر کا قصہ اور اس ارتکاب حرام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حد جاری کرنے کا قصہ بالکل جھوٹا، باطل، گھڑا ہوا، بناوٹی ہے۔ اس قصہ کی کوئی اصلیت نہیں ہے، یہ ایک بازاری گپ ہے۔

(4،3) میرے خیال میں یہ قصہ روافض کا گھڑا اور بنایا ہوا نہیں ہے، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دشمنوں اور دوستوں دونوں نے مل کر اس قصہ کو گھڑا ہے، بلکہ وجدان تو یہ کہتا ہے کہ یہ صرف ان صوفیوں اور داستان گو واعظوں کی گھڑی ہوئی کہانی ہے، جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت میں، ان کی حق گوئی، عدل پروری، انصاف پسندی، خشیت الہیٰ، عمل بالقرآن، اجراء حدود الہیہ میں شدت، تصلب فی الدین، دین کے معاملہ میں لومۃ لائم سے بے خوفی اور عزیز و اجنبی کے ساتھ ان کے یکساں برتاو ظاہر کرنے کے لئے، یہ لمبی داستان وضع کی ہے۔ تاکہ شیعان علی اور دشمنان فاروق تبرائیوں کے مقابلہ میں حضرت عمر کی عظمت و شان نمایاں کریں۔ اپنے خیال میں اس نیک مقصد (اظہار منقبت عمر) کے

لئے انہوں نے ایک دردانگیز رقت آمیز حکایت وضع کرڈالی، جس سے شیعان علی کو بھی ایک گونہ فائدہ پہونچ گیا یعنی یہ کہ نعوذ باللہ عمر فاروق کی اولاد فاسق وفاجر تھی اور مثل مشہور ہے

یہ قصہ اس زمانہ میں گھڑا گیا ہے جب خلافت بنو امیہ اور اس کے بعد کے دور میں شیخین رضی اللہ عنہما کے خلاف سب وشتم، لعن وطعن کا دروازہ کھل گیا تھا اور فریقین نے ایک دوسرے کے بزرگوں کو برا بھلا کہنا اور اپنے بزرگوں کی منقبت بیان کرنا، ایک دینی کام تصور کرلیا تھا، اور محبان فاروق کا ان کے متعلق مظہر منقبت اور رقت انگیز حکایت گھڑلینا کچھ بھی مستبعد نہیں ہے، جب کہ محبان رسول زاہدوں اور صوفیوں اور داستان گوواعظوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بے شمار حدیثیں گھڑ کران کی طرف منسوب کردیں۔

اس قصہ کو تمام محقق اور معتبر ائمہ دین نے بالاتفاق بناوٹی قرار دیا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر صاحب فتح الباری شرح صحیح بخاری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

"ابو شحمہ بن عمر بن الخطاب کے متعلق جو واقعہ مروی ہے کہ عمر فاروق نے زنا کے جرم میں، ان پر حد قائم کی، جس سے ابو شحمہ کا انتقال ہوگیا، یہ روایت بالکل ناقابل اعتبار ہے۔"

اور علامہ سیوطی میں پہلے سعید بن مسروق کے طریق سے اس قصہ کو مختصر طور پر ذکر کرکے لکھتے ہیں

"یہ قصہ من گھڑت ہے، افسانہ سراوں نے گھڑلیا ہے اس روایت کی سند میں بہت سے مجہول راوی ہیں"

پھر مجاہد عن ابن عباس کے طریق سے بروایت شیرویہ بن شہریار ویلمی تقریبا دو صفحہ میں اس قصہ کو لکھ کر یہ تحریری فرماتے ہیں: (موضوع فیہ مجاہیل قال الدار قطنی حدیث مجاہد عن ابن عباس فی حدیث ابی شحمۃ لیس بصحیح وقد روری من طریق عبدالقدوس بن الحاج عن صفوان عن عمرو عبدلقدوس کذاب یضع وصفوان ینہ وبین عمر رجال انتہی)

"اس واقعہ کی کوئی اصلیت نہیں۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ ابو شحمہ کا واقعہ جھوٹا ہے۔"

اور علامہ محمد طاہر فتنی تذکرۃ الموضوعات (108) اور خاتمہ مجمع البحار 3/517 میں لکھتے ہیں

(حدیث ابی شحمۃ ولد عمر رضی اللہ عنہ وزناہ وقامہ عمر علیہ اا الحد وو موتہ بطولہ لایصح بل وضعہ القصاص انتہی)

"عمر فاروق کے بیٹے ابو شحمہ کا یہ واقعہ کہ زنا کے جرم میں عمر بن الخطاب نے ان پر حد قائم کی، جس سے ان کی موت واقع ہوئی بالکل جھوٹا قصہ ہے،"

اور علامہ شوکانی الفوائد المجموعہ ص: 125 میں لکھتے ہیں:

(حدیث عمر اقام الحد علی ولدلہ یخنی اباشحمۃ بعد موتہ فی قصۃ طویلہ موضوع انتہی)

"ابو شحمہ عمر کے بیٹے کے ارتکاب زنا کا قصہ جھوٹا ہے"۔

(المعارف لابن قنیب ابو شحمۃ) کے زنا بالجبر اور حد جاری کئے جانے کا قصہ قطعا مذکور نہیں ہے۔ اس لئے اس کا حوالہ دینا فریب دہی ہے۔ "تاریخ الخمیس" ص 280 میں زنا بالجبر اور حد جاری کئے جانے کا قصہ شیرویہ بن شہریار ویلمی کی "کتاب المنتقی" کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ اور "الریاض النضرہ" میں بھی انہی ویلمی کی "المنتقی" کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اور یہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ ویلمی وغیرہ کا یہ روایت کردہ قصہ باطل اور جھوٹا ہے۔ "طبقات ابن سعد" میں بھی زنا کرنے اور حد جاری کئے جانے کی حکایت مذکور نہیں ہے۔

اس قصہ کے متعلق صرف اس قدر صحیح ہے کہ خلافت فاروقی میں جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر تھے، ابو سروعۃ بدری صحابی اور ابو شحمہ عبدالرحمن الاوسط بغرض جہاد مصر گئے۔ ان دونوں بزرگوں نے ایک رات نبید نوش کیا (کھجور یا کشمش پانی میں بھگو دیا کرتے اور جب اس کی مٹھاس پانی میں آجاتی اور پانی شربت کی طرح میٹھا ہوجاتا تو اس کو بغیر جوش دئے ہوئے، قبل اس کے کہ اس میں نشہ پیدا ہو شربت کی جگہ استعمال کرتے۔ اس کو باصطلاح شرع "نبید" کہتے ہیں۔ اور شرعا اس کے استعمال میں جب تک اس میں سکر کا احتمال نہ ہو، کوئی کراہت نہیں ہے۔ آں حضرت ﷺ نے خود بارہا ایسی نبید یعنی یہ شربت نوش فرمایا ہے

(ابوداودوغیرہ)

ان دونوں بزرگوں نے اس "نبید" کو غیر مسکر سمجھ کر استعمال کرلیا پینے کے بعد معلوم ہوا کہ نبید دیر کی تھی، اوا س میں اسکار کی شان پیدا ہوگئی تھی۔ ظاہر ہے کہ دونوں بزرگوں نے دیدہ و دانستہ قصداً نشہ آور چیز استعمال نہیں کی تھی، بلکہ غلطی اور بے احتیاطی سے اس نبید کو جس میں اسکار کا اثر آگیا تھا، غیر مسکر سمجھ کر استعمال کیا تھا، اس بنا پر وہ شرعاً مستحق و مستوجب حد شرب خمر نہیں تھے۔ اس کوتاہی اور بے احتیاطی پر صرف توبہ وندامت کافی تھی۔ لیکن ان دودونوں بزرگوں نے اپنے کمال ورع و تقویٰ کی بنا پر اپنے نفس کو تنبیہ دینے اور اس بے احتیاطی کے جرم سے پاک ہونے کےلئے گورنر مصر کے سامنے اپنے کو پیش کردیا، اوراپنے اوپر شراب کی حد جاری کئے جانے پر اصرار کیا۔ گورنر مصر نے محض ان کے اصرار کا خیال سےاپنے مکان کے احاطہ میں، جہاں ہر مسلم و غیر مسلم پر حد شرعی جاری کرتے تھے، شراب کی حد دونوں بزرگوں پر جاری کردی۔ شدہ شدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کواس کا علم ہوگیا، دربار خلافت سے گورنر مصر کواس مضمون کی تہدید آمیز چھٹی پہونچی کہ تم نے عبدالرحمن کے ساتھ یہ رعایت کیوں کی یعنی اپنے گھر میں حد کیوں جاری کی؟ عام مسلمانوں کی طرح برملا حد جاری کرنا چاہیے تھے۔ عبدالرحمن کو فوراً میرے پاس روانہ کرو۔ جب یہ مدینہ پہونچے تو حضرت عمر نے اس غفلت اور بے احتیاطی پر تنبیہ کرنے کےلئے، جوان سے نبید کو بغیر تحقیق و دیکھ بھال کے پی لینے میں ہوئی تھی کچھ سزادی۔ اس کے بعد وہ اتفاق سے بیمار پڑے اور وفات پاگئے۔ بس صرف یہ ہے قصہ کی اصل۔

حافظ ابن عبدالبر الاستیعاب 2/403 میں لکھتے ہیں :

(وعبدالرحمن بن عمر الأوسط، هو أبو شحمة، هو الذي ضربه عمرو بن العاص بمصر في الخمر، ثم حمله إلى المدينة، فضربه أبوه أدب الوالد، ثم مرض ومات بعد شهر، هكذا يرويه معمر عن الزهري، عن سالم، عن أبيه

وأما أهل العراق فيقولون : إنه مات تحت سياط عمر، وذلک غلط وقال الحافظ فی الاصابة 4/104 بعد ذکر قول ابن عبدالبر وقد اخرج عبدالرزاق القصة موصولة عن معمر بالسند المذکور وهو صحیح انتهی وقال الجزری فی اسد الغابة 3/316 مثل ماقال ابن عبدالبر

"گورنر مصر عمروبن العاص نے عمر فاروق کےبیٹے ابوشحمہ کوایسی نبید جس میں نشہ کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی اس کےپینے کی وجہ سے حد لگائی گئی تھی، پھر جب ابوشحمہ مدینہ بھیجے گئے تو عمر فاروق نے ادب اور تنبیہ کے طور پر کچھ سزادیا، اس کے بعد اتفاق سے ابوشحمہ بیمار ہوگئے اور ایک ماہ کے بعد انتقال کرگئے۔ یہی واقعہ کی اصلیت ہے"۔

(وَالَّذِي وردفِي هذا ما ذكره الزُّبير بن بكار وَابن سَعدفِي الطَّبقَات وَغيرهما أَن عَبد الرَّحمن الأَوسط من أَوَلاد عُمر ويكنى أَبا شحمة كَانَ بِمصر غازيًا فَشرب لَيلَة نبيذًا فَخرج إِلَى السكر فجاء إِلَى عَمرو بن العَاصِ فقَالَ أَقم علَى الحد فَامتنع فقَالَ لَهُ أخبر أَبي إِذا قدمت عَلَيه فضربهُ الحدفِي دَاره ولم يُخرجه فكتب إِلَيه عُمر يلومه ويَقولُ أَلا فعلت بِهِ مَا تفعل بِجَميع المُسلمين فلمَّا قدم على عُمر ضربه وَاتفق أَنَّهُ مرض فَمات)

"ابوشحمہ مصر میں بغرض جہاد گئے ہوئے تھے، ایک رات بداحتیاطی سے ایسی نبید پی لی جس میں سکر (نشہ) آچکا تھا۔ جب ان کو محسوس ہو، توکمال ورع اور تقویٰ کے تقاضا سے عمرو بن العاص گورنر مصر کے پاس آئے اور کہا مجھ پر حد جاری کیجئے۔ چونکہ نادانستہ طور پر پی تھی، اس لئے گورنر نے حد جاری کرنے سے انکار کردیا۔ یہ سن کر ابوشحمہ نے کہا اگر آپ حد نہیں جاری کرتے ہیں تو عمر فاروق کو میں اس کی خبر کروں گا، گورنر نے مجبور ہوکر ان پر اپنے گھر میں حد لگائی۔ جب عمر بن الخطاب کو خبر ہوئی تو گورنر کو لکھا کہ تم نے میرے بیٹے پر سر مجلس حد کیوں نہیں لگائی۔ آخر جب ابوشحمہ مدینہ گئے تو عمر فاروق نے بھی ادب دلانے کےلئے کچھ سزادی۔ اتفاق سے اس کے بعد ہی ابوشحمہ بیمار پڑے اور انتقال کرگئے۔"

(«أَبِي شَحمَة وَلَدُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ وَزِنَاهُ وَإِقَامَةُ عُمَرَ عَلَيهِ الحد وَمَوته» بِطُولِهِ لَايَصح بل وَضعه القصاص، وَالَّذِي ورد مَا رُوِيَ «أَنَّ عَبدَ الرَّحمَنِ الأَوسَطَ مِنَ أَولَادِ عُمَرَ وَيُكنَى أَبَا شَحمَة كَانَ غَازِيًا مَضَى فَشَرِبَ نَبِيذًا فَجَاءَ إِلَى ابنِ العَاصِ وَقَالَ أَقِم عَلَيَّ الحَدَّ فَامتَنَعَ فَقَالَ إِنِّي أُخبِرُ أَبِي إِذَا قَدِمتُ عَلَيهِ فَضَرَبَهُ الحَدَّ فِي دَارِهِ فَكَتَبَ إِلَيهِ عُمَرُ يَلُومُهُ فَقَالَ أَلَا فَعَلتَ بِهِ مَا تَفعَلُ بِالمُسلِمِينَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ ضَرَبَهُ وَاتَّفَقَ أَن مَرِضَ فَمَات)

محمد طاہر فتنی نے بھی لکھا ہے کہ : "ابوشحمہ جہاد کےلئے مصر گئے ہوئے تھے کسی رات نبید پی لی جس میں سکر آچکا تھا، آخر عمرو بن العاص گورنر مصر سے اصرار کہ مجھ پر شراب پینے کی حد

جاری کیجئے ۔ گورنر نے حد جاری کردی ، جب مدینہ گئے تو آپ کے والد بزرگوار حضرت عمر نے بھی تنبیہ کے لئے کچھ سزادی ، اتفاقیہ اس کے بعد بیمار ہوگئے جس میں انتقال بھی ہوگیا" ۔

(وکذا ذکر العلامۃ الشوکانی فی الفوائد المجموعۃ ص : 125 وقد عقد العلامۃ ابن الجوزی فی سیرۃ عمر بن الخطاب ص 236 بابا فی ذکر ضربہ لولدہ علی شرب الخمر وارد فیہ اولا روایۃ طویلۃ فی ذلک ثم ذکر من روایۃ الزہری عن سالم بن عبداللہ عن عبداللہ بن عمر انہ جلد عمرو بن العاص ابا سروعۃ وعبدالرحمن بن عمر علی شراب سکرا منہ فسمع عمر بن الخطاب بان عمرو بن العاص اقام الحد علی عبدالرحمن فی صحن دارہ فکتب الی عمرو ان ابعث الی بعبدالرحمن بن عمر علی قتب ففعل ذلک عمر فلما قدم عبدالرحمن علی عمر جلدہ وعاقبہ من اجل مکانہ منہ ثم ارسلہ فلبث شہر صحیحا ثم اصاب قدرہ فیحسب عامۃ الناس انہ مات من جلد عمر ولم یمت من جلدہ

قال ابن الجوزی : "ولاینبغی أن یظن بعبدالرحمن أنہ شرب الخمر، إنما شرب النبیذ متأولاً، فظن أن ما شرب منہ لایسکر، وکذلک أبو سروعۃ، فلما خرج الأمر بہما إلی السکر طلبا التطہیر بالحد، وقد کان یکفیہما مجرد الندم، غیر أنہما غضبا للہ تعالی علی أنفسہما المفرطۃ، فأسلماہا إلی إقامۃ الحد، وأما إعادۃ عمر الضرب؛ فإنما ضربہ تأدیباً لا حدا ایکرر وقد اخذ الحدیث قوم مین القصاص فابدوا فیہ واعادوا فتارۃ یجعلون ہذا الولد مضروبا علی شرب الخمر وتارۃ اعلی الرتا ویذکرون الکلام رققا یبکی العوام لایجوزان یصدر من مثل عمر وقد ذکرت الحدیث بطریقہ فی کتاب الموضات ونزہت ہذا الکتاب عنہ انتہی مختصرا" .

علامہ ابن الجوزی نے اس سلسلہ میں ایک باب باندھا ہے ، جس میں لکھا ہے کہ "بدری صحابی ابوسروعہ اور ابوشحمہ دونوں کو گورنر مصر عمرو بن العاص نے مسکر نبید کے پینے پر گھر کے صحن میں حد ماری تھی ، جب عمر بن الخطاب کو خبر ہوئی تو گورنر کو لکھا کہ ان کو بھیج دو ، چنانچہ جب ابوشحمہ مدینہ گئے تو عمر فاروق نے بھی سزادی ۔ اس کے بعد ایک ماہ تک بالکل تندرست رہے ۔ بالاخر اتفاقیہ بیماری پڑے اور انتقال کرگئے ، لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ عمر فاروق کے کوڑا مارنے سے مرے ہیں (حالانکہ یہ غلط ہے) ۔

ابن الجوزی نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ بات بہت ہی بعید از قیاس ہے کہ ابوسروعہ صحابی بدری جیسے عظیم المرتبت بزرگ ، ابوشحمہ جیسے فرزند ارجمند دانستہ شراب پیئں ، فی الحقیقت ان بزرگوں نے نبیذ پی تھی ، جس میں سکر (نشہ) آگیا تھا جس کا ان کو علم نہ تھا ، جب معلوم ہوا ، توکمال تقویٰ کی وجہ سے حد قائم کرانے پر مصر ہوئے ۔ اگرچہ اس نادانستہ گناہ پر توبہ اور اظہار ندامت کافی تھی ۔ واعظوں اور افسانہ سراوں نے اس واقعہ کو عجیب رقت انگیز طرز ، پر رونے دولانے کے لئے بیان کیا ہے ۔ کبھی بتاتے ہیں کہ ارتکاب زنا کے جرم میں ، اور کبھی کہتے ہیں کہ شراب پینے کی وجہ سے انہیں عمر رضی اللہ عنہ نے مارا تھا ، جس سے ان کی موقت واقع ہوئی ۔ بہرکیف اصلیت وہی ہے جو لکھی گئی انتہیٰ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 527

محدث فتویٰ